Jugrafikal Redar
By Bhadur 1901 G.R.V.

سلسلۂ تعلیمِ پنجاب

جغرافیکل ریڈر

جو سررشتۂ تعلیم پنجاب کے صاحب ڈائرکٹر بہادر کے حکم سے
پرایمری سکولوں کی دوسری جماعت کے واسطے مقرر ہے

سررشتۂ تعلیم پنجاب و ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے لئے
رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز نے اپنے مطبع مفید عام لاہور میں چھاپی

سنہ ۱۹۰۱ء

تعداد جلد ۵۰۰۰ قیمت فی جلد ۲/ ا پائی

اِعرابوں کے قاعدے

نمبرِ شمار	قاعدے	مِثالیں
۱	مخلوط ہے دو چشمی لِکّھی گئی +	گھر
۲	نُونِ غُنّہ جو لفظ کے درمیان ہے - اُس پر اُلٹا جزم دِیا ہے - اَور جو آخر میں ہے - اُس میں نُقطہ نہیں دِیا +	ہنسا - ہَیں +
۳	یاے مَعرُوف جو لفظ کے آخر ہے - وُہ دائرے کی لِکّھی گئی ہے +	بھلی
۴	یاے مَعرُوف کے سِوا باقی سب یے لمبی لِکّھی گئیں +	کے - ہَے - گاے - اڈنے +
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی - اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے +	خُود - خوِیش +
۶	حرفِ مفتوح پر وہیں زبر لِکّھا ہے - جہاں واؤ یا یے کے مَعرُوف اَور مجہُول ہونے کا شُبہ پڑتا ہے[۱] +	ہمالیہ - روپیہ - زیور - غور - سیر +

[۱] باقی قاعدے اخیر کے صفحے پر دیکھو +

فہرستِ مضامین

پہلا باب - طرفیں

پہلا سبق مشرق مغرب یا پورب پچھم

تم اِرد گرد کی چیزوں کو بتا سکتے ہو - کہ آیا یہ
تمہارے دائیں ہاتھ کو ہیں یا بائیں ہاتھ کو - سامنے ہیں
یا پیچھے + مکانوں - بازاروں - درختوں وغیرہ کی طرفیں
بھی اپنے دائیں بائیں ہاتھ سے دریافت کر لیتے ہو -
اگر کوئی شخص کسی کے مکان پر جانا چاہتا ہو اور
پتا پوچھے - تو تم اُس کو بتا دیتے ہو - کہ فلانے بازار
یا محلّے میں دائیں یا بائیں ہاتھ کو ہے - کمرے میں
میز - کُرسی - بورڈ جو چیزیں رکھی ہیں - اُن کی جگہ بھی

اِسی طرح بتا سکتے ہو۔ لیکن اگر یہ دریافت کِیا جائے۔ کہ کرسی میز سے کِس طرف ہے۔ یا یہ کہ تُمہارا مدرسہ سڑک سے یا فلاں مکان سے کِدھر ہے۔ تو تُم نہیں بتا سکوگے۔ کیونکہ اِن چیزوں کے ہاتھ مُنہ نہیں ہیں۔ سُنو! ہم تُمہیں ایک آسان سی ترکیب بتاتے ہیں۔ جِس سے تُمہیں طرفوں کا سمجھنا اچھّی طرح آ جائیگا +

تُم روز صُبح اُٹھتے ہو۔ اَور سُورج کو ہمیشہ ایک ہی طرف سے نِکلتے اور شام کو ایک ہی طرف ڈُوبتے دیکھتے ہو۔ جِس طرف سُورج تم کو فجر کے وقت دِکھائی دیتا ہے۔ اُسے مشرق یا پُورب کہتے ہیں۔

مغرب　　مشرق　　سورج
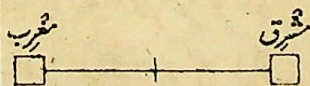
اَور جِس طرف شام کے وقت ہوتا ہے۔ اُسے

مغرب یا پچھّم بولتے ہیں ✢

یہ دونو طرفیں ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔
مشرق کی طرف مُنہ کرو۔ تو مغرب تمہاری پیٹھ
کی طرف ہے۔ اور مغرب کی طرف مُنہ کرو۔ تو
مشرق تمہاری پیٹھ کی طرف۔ اگر تم مشرق کی
طرف مُنہ کرکے کھڑے ہو۔ تو جتنی چیزیں تمہارے
مُنہ کے سامنے ہیں۔ وہ مشرق میں ہیں۔ اور
جو پیٹھ کی طرف ہیں۔ مغرب میں ✢

دوسرا سبق۔ شمال جنوب یا اُتّر دکھّن

پورب پچھّم تو اچھّی طرح سمجھ گئے۔ لو اب تم کو
اَور طرفوں کا حال بھی بتاتے ہیں۔ مشرق کی
طرف مُنہ کرکے کھڑے ہو جاؤ۔ تو مغرب تمہاری
پیٹھ کے پیچھے ہے۔ مگر دائیں اور بائیں ہاتھ کی

طرفیں اَور ہیں۔ جو طرف تُمھارے دائیں ہاتھ کو ہے۔ اُسے جنُوب یا دکّھن۔ اَور جو بائیں ہاتھ کو ہے۔ اُسے شمال یا اُتّر کہتے ہیں + بھلا اب جنُوب کی طرف مُنّہ کرو۔ دیکھو۔ سامنے دکّھن یا جنُوب۔ بائیں ہاتھ کو مشرِق۔ دائیں ہاتھ کی طرف مغرِب ہے۔ پیٹھ کے پیچھے شمال یا اُتّر ہے۔

شمال
مشرِق
مغرِب
جنُوب
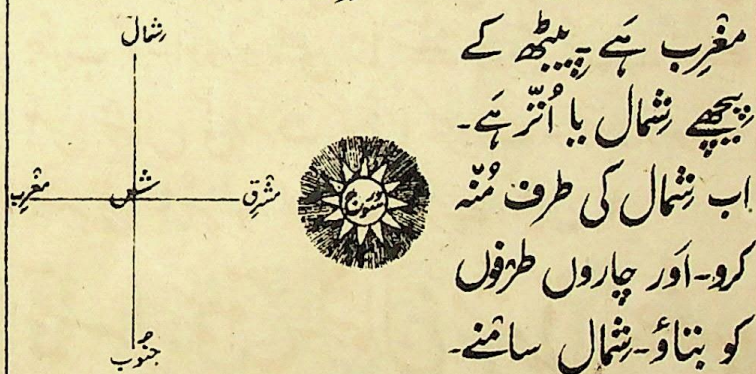
اب شمال کی طرف مُنّہ کرو۔ اَور چاروں طرفوں کو بتاؤ۔ شمال سامنے۔ دائیں ہاتھ کو مشرِق۔ بائیں ہاتھ کو مغرِب اَور پیچھے کو جنُوب۔ اِس طرح سے اب تُم پُورب۔ پچّھم۔ اُتّر۔ دکّھن (مشرِق۔ مغرِب۔ شمال۔ جنُوب) کو اچّھی طرح سمجھ گئے۔ اِن چاروں طرفوں سے بہُت کام پڑتا

ہے - اِن سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہو سکتا ہے۔
کہ فُلاں مکان یا کھیت یا سڑک کدھر ہے - مثلاً
یہ تمُہارا کمرہ ہے - اِس کی چاروں دیواروں کو
بتا سکتے ہو - کہ کونسی مشرق کی طرف ہے - کونسی
مغرب کو اور کونسی شمال کی طرف اور کونسی
جنُوب کو - اور یہ بھی بتا سکتے ہو - کہ تمُہارے مدرسے
میں شمال کی طرف کونسا کمرہ ہے - اور جنُوب -
مشرق - مغرب کو کونسے کمرے ہیں +

تیسرا سبق - شمال مشرق - جنُوب مشرق - شمال مغرب - جنُوب مغرب

اب تُم اِن چاروں طرفوں کو خُوب سمجھ گئے ہو -
اگلے صفحے کے نقشے میں بتا دو گے - ا سے آ شمال کو -

بؔ مشرق کو۔ جؔ جنوب کو اور سؔ مغرب کو ہے۔
لیکن فرض کرو۔
کہ چار اور مکان
اِس طرح واقع
ہیں۔ جیسے کہ
دؔ۔ ہؔ۔ طؔ۔ نؔ۔
تو اُن کی طرفیں

شمال
ا
مشرق ب
س مغرب
ج
جنوب
شوج
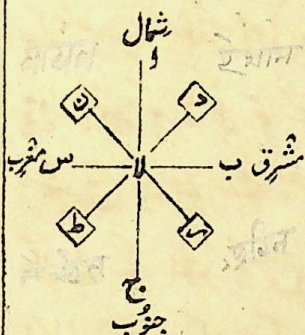
کیا ہونگی۔ دیکھو دؔ شمال و مشرق کے بیچ میں
ہے۔ ہؔ مشرق و جنوب کے درمیان۔ طؔ جنوب و
مغرب کے بیچ میں اور نؔ شمال و مغرب کے درمیان۔
پس ہر ایک کی طرف یہ ہوگی۔ دؔ کی شمال مشرق۔
نؔ کی شمال مغرب۔ ہؔ کی جنوب مشرق۔ طؔ
کی جنوب مغرب۔ اِس طرح چار پہلی اور چار یہ
کُل آٹھ طرفیں ہوئیں۔ لیکن اصلی پہلی چار ہیں۔

یہ پچھلی چار اُن کے سبب سے ہو گئی ہیں +
تُم یہ بھی سمجھ گئے ہو۔کہ یہ ساری طرفیں آفتاب
کے سبب معلُوم ہوتی ہیں۔لیکن رات کو جب اندھیرا
ہو۔ہاتھ کو ہاتھ نہ سُوجھے۔تو معلُوم نہیں ہوتا۔کہ
مشرِق کدھر ہے مغرِب کدھر۔اِس مُشکِل کے رفع
کرنے کے لئے عقل مندوں نے ایک عجیب چیز
نکالی ہے۔اُس کو کمپاس کہتے ہیں۔یہ ایک چھوٹی
سی ڈبیا ہوتی ہے۔جیسی گھڑی۔اور اُس کے اندر
ایک سُوئی ہوتی ہے۔
جیسے تُم نے گھڑیوں
میں دیکھی ہوگی۔یہ سُوئی
اپنا رُخ ہمیشہ شمال کی
طرف رکھتی ہے۔پس
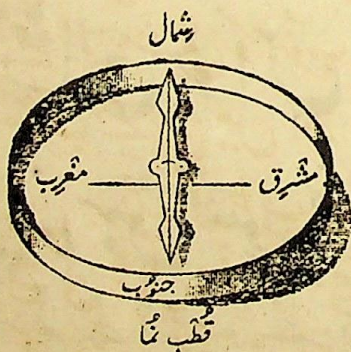
شمال
مغرِب
مشرِق
جنوب
قُطب نُما

جب شمال معلُوم ہو گیا۔تو ساری طرفیں معلُوم

ہو جاتی ہیں - اِس قِسم کی ڈِبیا بعض بعض گھڑیوں کی زنجیروں میں بھی لٹکتی ہوتی ہے - اِسی کا نام قُطب نُما ہے - اِس کو ملّاحوں کی کمپاس بھی کہتے ہیں - کیونکہ یہ ملّاحوں کو بڑا کام دیتی ہے - اِسی سے وُہ رات کے وقت جِس طرف جانا ہوتا ہے - اُس طرف کو معلُوم کر لیتے ہیں +

دُوسرا باب نقشہ اُس کے فائدے - نِشان جو اُس میں ہوتے ہیں -

پہلا سبق تصوِیر اَور اُس کے فائدے

تُم نے اکثر گھوڑے - بَیل - ہاتھی کی تصوِیر دیکھی ہوگی - دیکھتے ہی پہچان لیتے ہو - کہ کِس جانور کی

تصویر ہے۔ تُمھارے کِسی رِشتہ دار یا ایسے شخص کی تصوِیر دِکھلائیں۔ جس کو تُم نے دیکھا ہو۔ تو تُم اُسی وقت پہچان لوگے۔ کہ فُلانے شخص کی ہے۔ کیوں؟ اِس سبب سے کہ تصوِیر میں ہُو بہُو وُہی شکل ہوتی ہے۔ ذرا فرق نہیں ہوتا۔ چہرے کی بناوٹ۔ ڈول سب ویسا ہی ہوتا ہے۔ فقط لمبائی اور موٹائی کا فرق ہوتا ہے۔ تصوِیر کِسی آدمی یا جانور کی چھوٹی بڑی ہو سکتی ہے۔ پُورا قد ظاہر ہو یا نہ ہو۔ پر شکل و صُورت جوں کی توں معلُوم ہوگی + جانوروں اور آدمیوں کی تصوِیروں کے علاوہ بڑے بڑے مکانوں کی تصوِیریں بھی ہوتی ہیں۔ جو بہُت دُور اور بڑے مشہُور ہوتے ہیں۔ بعض تصوِیریں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جن سے کِسی امیر یا بڑے عُہدہ دار کی سواری۔ کِسی دریا کی رونق۔ کِسی بڑے جلسے یا لڑائی کا

حال معلوم ہوتا ہے۔ پس تصویر سے یہ بھی بڑا
فائدہ ہے۔ کہ جن شخصوں یا مقاموں وغیرہ کو ہم
نہیں دیکھ سکتے۔ اُن کا حال معلوم کر سکتے ہیں +

دُوسرا سبق۔ خاکہ

لو یہ پیسہ ہے۔ اِسے سلیٹ پر رکھو۔ اِس کے
اِرد گرد خط کھینچو۔ پیسے کو اُٹھا لو۔ یہ گول نشان جو
سلیٹ پر ہے۔ کیا ظاہر کرتا ہے۔ اِس سے پیسے کی
شکل ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ
پیسہ کتنا بڑا ہے۔ مگر اس سے پیسے کی ہو بہو شکل
ظاہر نہیں ہوتی۔ اگر پیسے کی تصویر لیں۔ تو جس
رُخ کی تصویر ہوگی۔ اُس طرف کے حرُوف اور نقش
و نگار سب صاف صاف معلوم ہونگے۔ اِسی طرح
تم پنسل۔ کتاب۔ قلم۔ دوات۔ سلیٹ وغیرہ کی شکل

کھینچ سکتے ہو۔ پر
اُس سے فقط یہ
معلوم ہوگا۔ کہ آیا وہ
چیز لمبی ہے۔ یا گول۔
چوکونی یا تکونی وغیرہ
اور کس قدر بڑی۔
اِس کو ہم خاکہ کہتے
ہیں۔ مکان کی ایک
تصویر نہیں ہوسکتی۔
بلکہ دو ہوتی ہیں۔
ایک باہر کے حصّے
کی یعنی وُہ حصّہ جو
باہر سے نظر آئے۔ اور دُوسری اندر کے حصّے کی۔
اِس میں ہر حصّے کی شکل ہُوبہو معلُوم ہوتی ہے۔
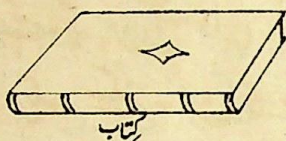
کتاب

دوات کی تصویر

دوات کا خاکہ

سلیٹ
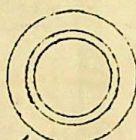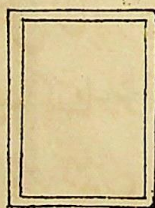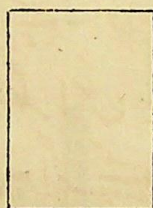
سلیٹ کا خاکہ

مگر خاکہ صِرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔اِس میں صِرف یہ معلُوم ہوگا۔مکان گول ہے۔یا چوکور۔کِتنے دروازے۔کہاں کہاں ہیں۔کوٹھے کِتنے ہیں۔صحن کِس قدر ہے۔مگر اُن کی صُورت شکل کُچھ معلُوم نہیں ہوگی۔
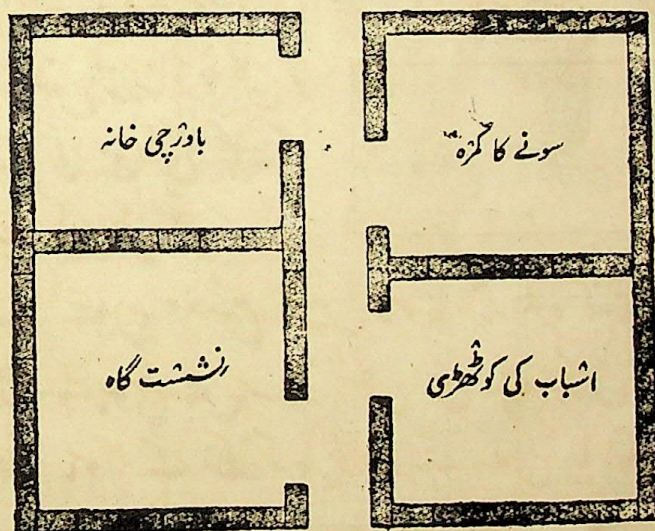
جب آدمی مکان بنواتے ہیں۔تو پہلے اِسی قسم کا خاکہ بنوا لیتے ہیں۔اُس کے مُوافق راج مزدور

بناتے ہیں۔اسی کو مکان کا نقشہ کہتے ہیں +

تیسرا سبق۔نقشہ

اِس کمرے کو دیکھو۔چار دیواریں ہیں۔دو چھوٹی دو بڑی۔تم بھی اِسی طرح کی چار لکیریں سلیٹ یا کاغذ پر بناؤ۔شکل تو کمرے کی بن گئی۔جیسے کہ پیسے کی بنی تھی۔مگر
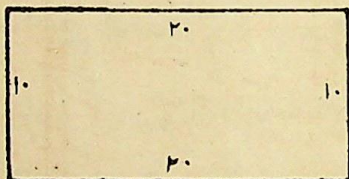
	۲۰	
۱۰		۱۰
	۲۰	

اِس سے یہ معلوم نہیں ہوتا۔کہ کمرہ کتنا لمبا چوڑا ہے۔سلیٹ پر جو شکل بنی ہے۔اُس سے معلوم ہوتا ہے۔کہ کمرہ چوکور ہے۔گول یا تکون نہیں + چھوٹی سی چیز ہو۔جیسے تاش کا پتہ۔ یا پیسہ۔روپیہ۔تو تم اُس کو رکھ کر اُس کے برابر خاکہ بنا سکتے ہو۔مگر کمرے کے برابر کاغذ یا کپڑا

لا کر خاکہ بنانا مُشکِل ہے - اِس کے واسطے ہم
ایک آسان تجویز بتاتے ہیں ÷

تو سارے کمرے کی لمبائی کو گز سے ناپ لو - اور
ہر ایک گز کے واسطے اپنے کاغذ یا سلیٹ پر ایک
اُنگل لمبائی رکھو - اگر کمرہ بہت لمبا ہو - تو ایک گز کے
واسطے نِصف اُنگل یا چوتھائی اُنگل رکھ لو - ہر ایک
دِیوار کی جڑ سے ایک سرے سے دُوسرے سرے تک
ناپ کر اپنی سلیٹ یا کاغذ پر اُتنے اندازے کے مُوافق
جو مُقرر کر لیا ہے - لمبی اور سیدھی لکیر ہر دیوار کی
بجائے کر دو - اِس سے کمرے کی شکل اور لمبائی
چوڑائی بھی معلُوم ہو جائیگی - صِرف اِتنا لِکھنا پڑیگا -
کہ اِس خاکے میں ایک گز کی بجائے ایک اُنگل یا
نِصف اُنگل سمجھا گیا ہے - یعنی اُس کی ایک اُنگل یا
نِصف اُنگل لمبائی کو ایک گز مانو - پڑھے لِکھے

آدمی گز کی بجائے فُٹ یا اِنچ رکھتے ہیں۔ ۱۲ اِنچ کا ایک فُٹ ہوتا ہے۔ اور ۳ فُٹ کا ایک گز + بڑے میدانوں یا بہت لمبے چوڑے کھیتوں کا خاکہ بنانا ہو۔ تو میل۔ دس میل۔ سو میل کی بجائے ایک اِنچ یا نصف اِنچ یا اِس سے بھی کم رکھ لیتے ہیں۔ اِسی کو پیمانہ کہتے ہیں۔ جیسے گز سے کپڑا ناپا جاتا ہے۔ اُسی طرح اِس پیمانے سے مکان۔ کمرے۔ میدان کی لمبائی۔ چوڑائی خاکے پر ناپتے ہیں۔ اگر لمبائی چوڑائی کم ہے۔ تو پیمانہ بڑا ہوگا۔ اور اگر زیادہ ہے۔ تو چھوٹا۔ اِسی طرح زمین۔ مکان کے نقشے چھوٹے بڑے ہو سکتے ہیں۔ مگر اُن کی صورت شکل میں کچھ فرق نہیں آتا۔ جیسے کہ تصویر چھوٹی بڑی ہو سکتی ہے۔ ویسا ہی اُن کا حال ہے +

لو اِس کمرے کے دو نقشے بنائیں۔ ایک میں

ایک گز کی بجائے ایک اِنچ - اَور دُوسرے میں ایک
گز کی بجائے نِصف اِنچ رکھّو - تو تُم دیکھو گے -
کِہ پہلا نقشہ دُوسرے نقشے سے دُگنا ہے - حالانکِہ
شکل دونو کی یکساں ہے +

اِسی طرح سارے نقشے بنائے جاتے ہَیں - اَور اُن
سے یِہ فائدہ ہوتا ہے - کِہ شکل و صُورت ظاہر ہونے
کے سِوا اُس چیز کا طُول اَور عرض بھی معلُوم ہو جاتا ہے +

اِس کمرے کے نقشے میں ہم میز - کُرسی - ڈیسک -
بورڈ وغیرہ کی جگہ بھی دکھلا سکتے ہَیں - اِس کمرے کے
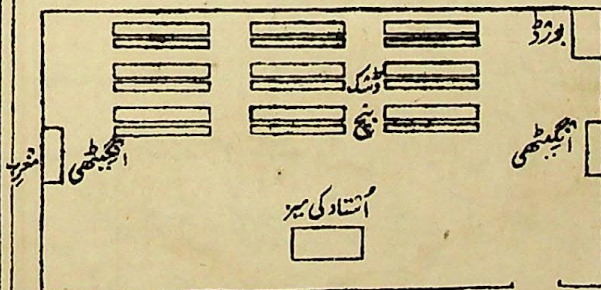
اِدھر اُدھر جو کمرے ہَیں وُہ بھی اِس میں بنائیں -
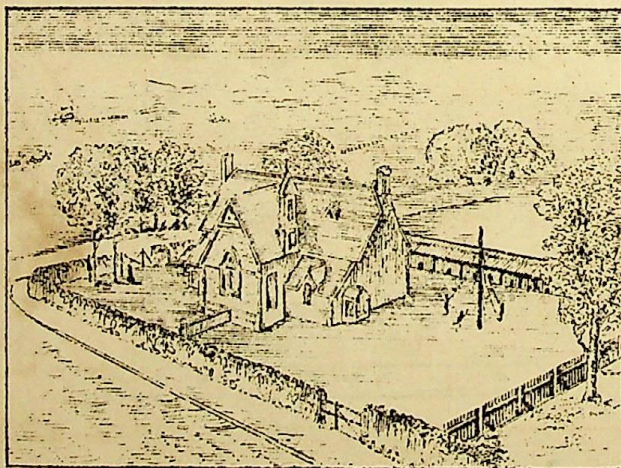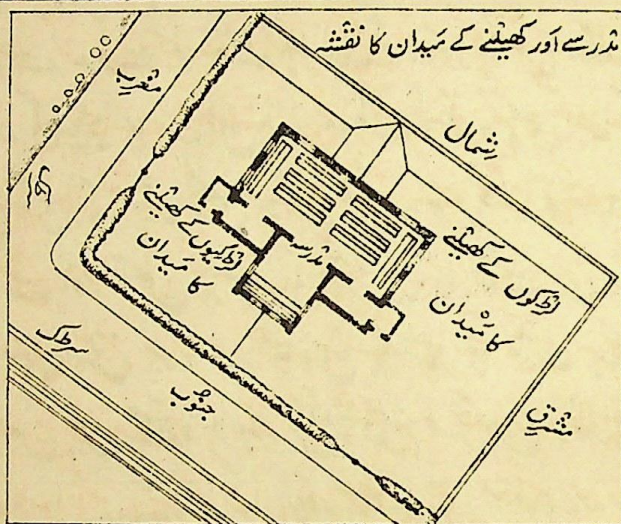
مدرسے اور کھیلنے کے میدان کی تصویر

تو سارے مدرسے کا نقشہ ہو جائے۔ اَور اُس کے اِدھر
اُدھر کھیلنے کا مَیدان اَور سڑک وغیرہ بھی بنائیں۔
یعنی اُن کی جگہ بھی دِکھلائیں۔ تو پھر تو سارے
مدرسے اَور آس پاس کی زمین کا نقشہ بن جائے۔
اِسی طریق پر کسی گاؤں یا شہر کا نقشہ بنائیں۔
تو اُس میں محلّے۔ جوہڑ۔ باغ۔ عام سڑکیں دِکھلائی جاتی

ریل کی سڑک
سٹیشن
گاؤں
شمال
مغرب
مشرق
جنوب
مسجد
مدرسہ
جوہڑ
کھیت
گز ۴۵۰ ۴۰۰ ۳۵۰ ۳۰۰ ۲۵۰ ۲۰۰ ۱۵۰ ۱۰۰ ۵۰ ۰

گاؤں کا نقشہ
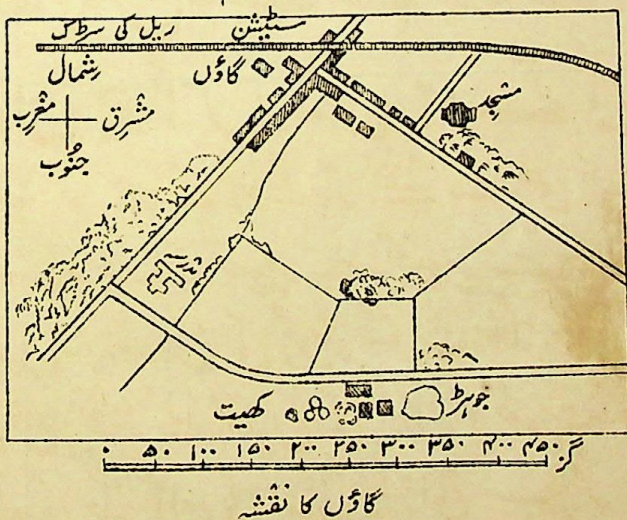
ہیں۔ اَور بڑے بڑے مُلکوں کے نقشے بنتے ہیں۔ تو

اُن میں دریا۔ پہاڑ۔ شہر ظاہر کیئے جاتے ہیں۔ مگر اُن کی جگہ ہی دِکھلائی جاتی ہے۔ ہُوبہُو صُورت و شکل نہیں۔ جیسے کہ کمرے کے نقشے میں میز۔ کُرسی کی جگہ۔ یا مدرسے کے نقشے میں میدانِ ورزش اور ورزش کے سامان کی جگہ دِکھلائی گئی تھی ✤

چوتھا سبق۔ نقشے کے فائدے اور نشان جو اُس میں ہوتے ہیں

اب تُم سمجھ گئے ہو گے۔ کہ نقشے سے بھی ایسا ہی فائدہ ہے۔ جیسا کہ تصویر سے۔ تصویر سے مکانوں۔ شخصوں۔ جانوروں کی ہُوبہُو صُورت معلُوم ہوتی ہے۔ اسی طرح نقشے سے مُلکوں کی شکل و صُورت۔ واقع ہونے کی جگہ۔ اُن کی لمبائی چوڑائی سب کچھ معلُوم ہو جاتا ہے۔ نقشے کے ذریعے تُم خُود گھر بیٹھے معلُوم

کر سکتے ہو - کہ فلاں شہر یا مُلک ہمارے مُلک یا شہر سے کِتنی دُور ہے - اُس میں کہاں پہاڑ ہیں - کہاں دریا بہتے ہیں - کہاں ریت ہی ریت ہے - اُس کی صُورت گول ہے یا تکونی - کِتنا بڑا ہے ✢

پہاڑ - دریا وغیرہ کے واسطے جو خاص خاص نِشان مُقرر کئے گئے ہیں - وُہ نقشے میں بنائے جاتے ہیں - اُن سے دیکھنے والا دیکھتے ہی معلُوم کر لیتا ہے - کہ جس زمین کا یہ نقشہ ہے - اُس میں کیا کیا چیزیں ہیں - اَور کہاں کہاں ✢

اگر تم کِسی بڑے نقشے کو دیوار پر یا کِسی اَور چیز پر لٹکا ہُوا دیکھو - تو کہیں کہیں نیلی سی رنگت دِکھلائی دیگی - یہ رنگت چھوٹے چھوٹے سمندروں یا جھیلوں کو ظاہر کرتی ہے - بعض بعض جگہ پاس پاس چھوٹی چھوٹی آڑی لکیریں ہیں - یہ پہاڑوں کے

نشان ہیں۔ دُور سے تو سچ مچ پہاڑ ہی سے
معلُوم ہوتے ہیں *
لمبی لمبی جو ٹیڑھی
لکیریں ہیں۔ بعض
نقشوں میں کالی
اَور بعض میں نیلی۔
یہ دریا بہ رہے ہیں۔
دیکھو یہ لکیریں
شرُوع میں پتلی
ہیں۔ اَور جوں جوں
آگے گئی ہیں۔
موٹی ہوگئی ہیں۔
کیوں؟ دریا نکاس
کے قریب کم چوڑا
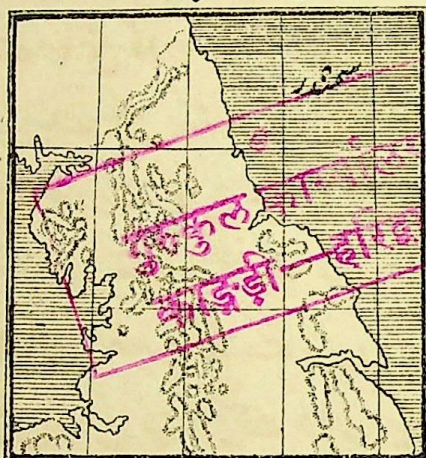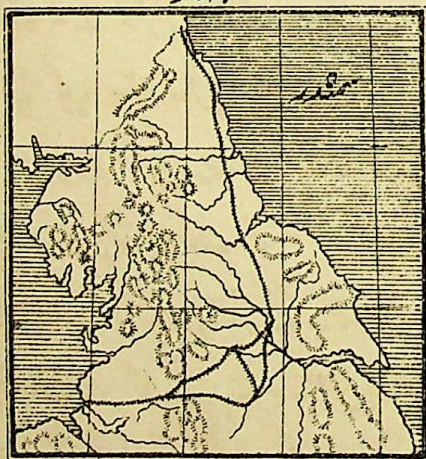
سمندر

پہاڑ

سمندر

پہاڑ اَور دریا

ہوتا ہے۔ اور جوں جوں آگے بڑھتا ہے۔ اور ندّی نالے اُس میں مِلتے جاتے ہیں۔ اُس کا پاٹ زیادہ ہوتا جاتا ہے ✦

لو۔ کہیں نُقطے ہی دے رکھّے ہیں۔ یہ ریت کی نشانی ہے۔ نُقطے کیا ہیں۔ ریت کے ذرّے ہیں۔ جہاں تک یہ چلے جاتے ہیں۔ ریت ہی ریت ہے۔ یہاں گرمی بہُت ہوتی ہے۔ پانی مُشکِل سے مِلتا ہے۔ یہ گول گول نشان بنا رہے ہیں۔ کہ یہاں آبادی ہے۔ شہر ہیں۔ قصبے ہیں۔ جس حصّے کا سب سے بڑا حاکم جہاں رہتا ہے۔ اُس کو گول کی بجائے چوکھونٹا بنایا ہے۔ یہ بھی خُوب ترکیب نکالی ہے۔ ریل اور معمُولی سڑک کے لِئے بھی سیاہ لکیریں ہیں۔ صاف بتائے دیتی ہیں۔ کہ اِدھر ریل کا راستہ ہے اور اُدھر سڑک کا۔ مگر غور سے دیکھو۔ تو اُن میں

نقشۂ ہندوستان
۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ میل
افغانستان
بلوچستان
پنجاب
راجپوتانہ
سندھ
کراچی
بمبئی
بحیرۂ عرب
ممالک متوسط
برار
حیدرآباد
میسور
مدراس
احاطۂ مدراس
جزیرۂ لنکا
ممالک مغربی و شمالی
اودھ
ہمالیہ
تبت
آسام
بنگالہ
کلکتہ
خلیج بنگالہ
جزائر انڈمان
برما
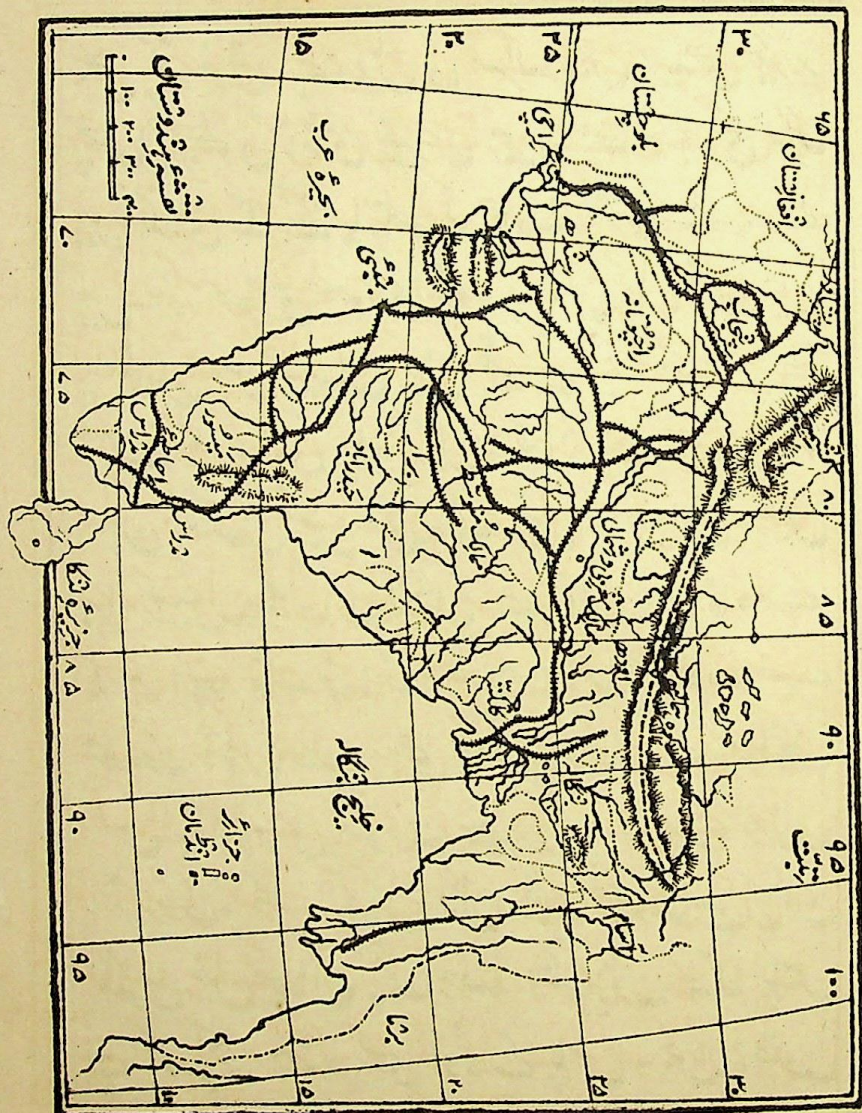
بھی کچھ فرق ہے۔ ریل کی سڑک میں سیدھی لکیر پر
چھوٹی چھوٹی آڑی لکیریں ہیں۔ جیسے لوہے کی سڑک
میں لکڑی کے تختے یا چھوٹے چھوٹے شہتیر لگے ہوتے
ہیں۔ اور تھوڑی تھوڑی دور پر گول گول نشان ہیں۔
یہ سٹیشن ہیں۔ یہاں ریل ٹھیرتی ہے۔ مسافر چڑھتے
اُترتے ہیں۔ پانی پیتے ہیں۔ کھانا کھاتے ہیں +
اِن نقشوں میں کئی رنگ ہیں۔ کہیں لال۔ کہیں
ہرا۔ کہیں پیلا۔ اِن رنگوں سے اوّل تو یہ فائدہ ہے۔
کہ ہر ایک مُلک جُدا جُدا معلُوم ہو جاتا ہے۔ دُوسرے
مُختلف رنگوں سے یہ بھی معلُوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہاں
کِس بادشاہ کی حکُومت ہے۔ دیکھو۔ جہاں جہاں
انگریز حاکم ہیں۔ وہاں لال رنگ ہے۔ خاص کر اُن
مُلکوں میں جہاں کچھ حصّہ انگریزوں کے پاس
ہے اور کچھ حصّہ کِسی اور کے پاس۔ جن حصّوں

میں حاکم اور ہیں۔ پر وہ انگریزوں کو اپنا بڑا
حاکم مانتے ہیں۔ اُن کا رنگ زرد ہے ✣

تُم اطراف کا حال پڑھ چُکے ہو۔ نقشہ لٹکا ہُوا
ہو۔ اور تُم اُس کے سامنے کھڑے ہُوئے ہو۔ تو نقشے
میں شمال اُوپر کو ہوتا ہے۔ مشرق دائیں ہاتھ کو۔
جنُوب نیچے کی طرف اور مغرب بائیں ہاتھ کی طرف۔
اِس کے نیچے یا اُوپر کے حصّے میں ایک خط کھِنچا
ہُوا ہوتا ہے۔ اور اُس پر تھوڑے تھوڑے فاصلے
پر چھوٹی چھوٹی لکیریں ہوتی ہیں۔ یا یُوں کہو۔
کہ اُس خط کے کئی حصّے ہوتے ہیں۔ اور ہر حصّے
کے بیچ میں ہندسے لِکھّے ہوتے ہیں۔ یہ پیمانہ
ہوتا ہے۔ جِس کا حال تُم پہلے معلُوم کر چُکے ہو۔
اِس سے تُم نقشے کی ہر ایک چیز کی لمبائی معلُوم
کر سکتے ہو۔ یہ نقشے کا گز ہے ✣

تیسرا باب۔ اِصطِلاحات

پہلا سبق۔ پہاڑ اور پہاڑی

آؤ۔ آج ذرا شہر کے باہر چلیں۔ کھُلے میدان کی سیر کریں۔ تازہ ہوا کھائیں۔ دیکھیں درختوں کی کیا بہار ہے۔ کھیتوں کا کیا حال ہے۔ زمین کیسی ہے۔ اے لو۔ یہاں تو زمین کہیں نیچی ہے۔ کہیں اُونچی۔ کہیں گڑھا پانی سے بھرا ہے۔ کہیں ریت ہے۔ کہیں مٹّی کے اُونچے اُونچے ٹیلے ہیں۔ اِدھر اُدھر بلند پزاوے ہیں۔ اُن میں اینٹیں پک رہی ہیں۔ یہاں سے لوگ لے جاتے ہیں۔ مکانوں میں لگاتے ہیں۔ پر پتّھر جو تمھارے مکانوں میں لگتے ہیں۔ وہ
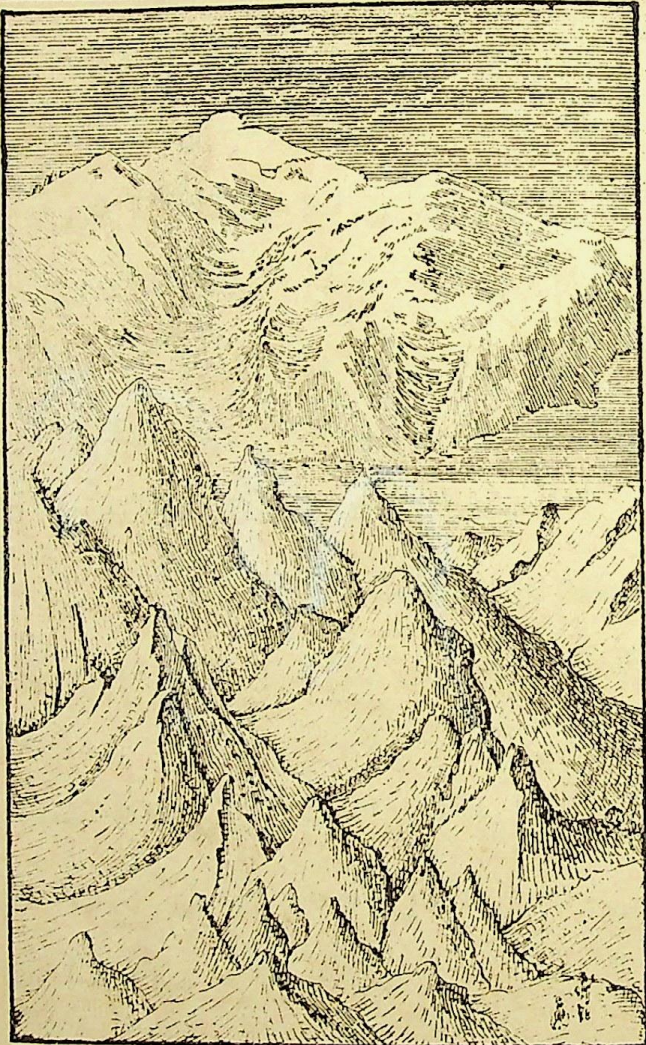
کہاں سے آتے ہیں۔ سُنو۔ ہم بتاتے ہیں۔ بعضی
زمین ایسی ہوتی ہے۔ کہ جس میں کوسوں تک ریت
اور مٹّی کا نام نہیں۔ جہاں تک نظر کام کرتی ہے۔
پتّھر ہی پتّھر دِکھائی دیتا ہے۔ کہیں تو آس پاس
کی زمین سے تھوڑی ہی اُونچی ہے۔ اور کہیں ایسی
بلند کہ دیکھتے وقت پگڑی کو ہاتھ سے تھامنا پڑے۔
یہ پتّھریلے ٹیلے دُور سے کالے کالے بادل نظر
آتے ہیں۔ اِنھی کو پہاڑ کہتے ہیں۔ جو بہت اُونچے
نہیں ہوتے۔ اُن کو پہاڑیاں کہتے ہیں +

پہاڑوں سے بہت سے فائدے ہیں۔ پتّھر جو
تمھارے مکانوں میں لگے ہیں۔ اِنھی میں سے آتے
ہیں۔ اِن پر طرح طرح کے پھل پھول۔ بُوٹیاں بھی
ہوتی ہیں۔ جن کو کھاتے ہیں۔ یا دوائی کی طرح کام
میں لاتے ہیں۔ درختوں کے جنگل بھی یہاں ہوتے

ہیں۔ اِن میں سے لکڑی آتی ہے۔ جس کو جلاتے ہیں۔ چوکھٹ۔ کواڑ۔ میز۔ کُرسی شہتیر بناتے ہیں۔ بعض پہاڑوں میں سونا چاندی بھی مِلتی ہے۔ گرمی میں جب اَور جگہ لُو چلتی ہے اَور تیز دُھوپ پڑتی ہے۔ یہاں ٹھنڈی ہوا اَور بہار کا موسم ہوتا ہے۔ اِس واسطے بہُت سے انگریز گرمی کے دِن یہاں آکر گُزارتے ہیں÷ اِن فائدوں کے عِلاوہ ایک اَور بڑا فائدہ ہے۔ اُس کو ہم اگلے سبق میں بیان کرینگے÷

دُوسرا سبق۔ دریا کا بیان۔ ندّی نالہ۔ دریا

آہا۔ آج تو خُوب کالے کالے بادل چھائے ہُوئے ہیں۔ کیسی بہار کا وقت ہے۔ اَور کیا جی خُوش ہوتا ہے۔ اے لو۔ یہ تو گرجنے لگا۔ بجلی چمکنے لگی۔ مُوسلا دھار مینہ برسنے لگا۔ کیا چھاجوں پانی پڑ رہا ہے۔ یہ تمام

دریا

پانی جاتا کہاں ہے۔ دیکھو اِس گلی کی تمام موریوں
کا پانی ایک دھار ہوکر وُہ چلا۔ اوہو دُوسری گلی کا
پانی بھی اِدھر ہی کو چلا آتا ہے۔ آہا دونو مل گئے۔
اَور اِکٹھے ہوکر چلنے لگے۔ واہ کیا بہار ہے۔ اَور گلیوں
کا پانی بھی اِسی طرف کو چلا آتا ہے۔ بھلا کیوں؟
دیکھو وُہ کھائی ہے۔ بہُت ہی نیچی ہے۔ اُسی طرف
کو ڈھلان ہے۔ سارا پانی اُسی طرف کو بہکر جا رہا
ہے۔ اَور اِس میں جا گرتا ہے۔ آؤ۔ دیکھیں کھائی
کا پانی کہاں جاتا ہے۔ اوہو۔ یہ بھی جدھر کو نِچان
ہے اُدھر کو جاتا ہے۔ مَیدانوں اَور کھیتوں کا پانی
بھی اِس میں آ کر مل جاتا ہے۔ اَور ایک بڑی
دھار بن کر آگے کو بہتی ہے۔ اِسی کو نالہ کہتے ہیں۔
بعض نالے اَیسے ہوتے ہَیں۔ کہ مینہ تھما اَور
وُہ بھی تھوڑی دیر میں بند ہو گئے۔ بعض اَیسے

رکہ اُن میں تمام برسات پانی رہتا ہے۔مگر جاڑے گرمی
میں خُشک ہو جاتے ہیں۔بعض بعض سارے سارے
سال رہتے ہیں۔پانی کبھی خُشک نہیں ہوتا۔پانی
بہُت سا ہو اور تمام سال برابر بہتا ہے۔تو اُس
کو ندّی یا دریا کہتے ہیں۔اِن میں برسات میں پانی
زیادہ ہوتا ہے اور گرمی جاڑے میں کم۔دریا ندّی
سے بڑا ہوتا ہے۔یہ بڑی دُور سے میدانوں اور جنگلوں
میں بہتا چلا آتا ہے۔بھلا بتاؤ تو کہاں سے آتا ہے؟
پہاڑ کا حال تُم پڑھ چُکے ہو۔یہ بڑے اُونچے ہوتے
ہیں۔یہاں مینہ برستا ہے۔تو پانی نیچے کو بہتا ہے۔
اور جہاں تک نیچی جگہ ملتی ہے۔بہتا چلا جاتا
ہے۔غرض دریا پہاڑ سے شرُوع ہوتا ہے +

دریاؤں سے بڑے بڑے فائدے ہیں۔آدمی
نہاتے ہیں۔کپڑے دھوتے ہیں۔جانور پانی پینے

ہیں۔ کھیتوں کو پانی دِیا جاتا ہے۔ جدھر کو دریا
خُود نہیں جاتا۔ اُدھر زمین کھود کر اُس کا پانی
کاٹ کر لے جاتے ہیں۔ اُس کو نہر کہتے ہیں۔
اِس طرح دُور دُور کی زمینوں کو پانی پُہنچ جاتا
ہے۔ اِن میں کشتیاں چلتی ہیں۔ سینکڑوں من
مال ایک جگہ سے دُوسری جگہ آتا جاتا ہے +

تیسرا سبق۔ مُعاوِن دریا۔
دوآبہ۔ دایاں اَور بایاں کِنارہ

تُم ابھی پڑھ چُکے ہو۔ کہ چھنتوں اَور اِدھر اُدھر
کی گلیوں کا پانی مِل کر ایک ندّی بن جاتا
ہے۔ اِسی طرح جب پہاڑ پر سے پانی بہکر آتا
ہے۔ تو وُہ تھوڑا سا ہوتا ہے۔ بعض بڑے بڑے
دریا جن میں بہُت سا پانی دیکھتے ہو۔ اَور جن
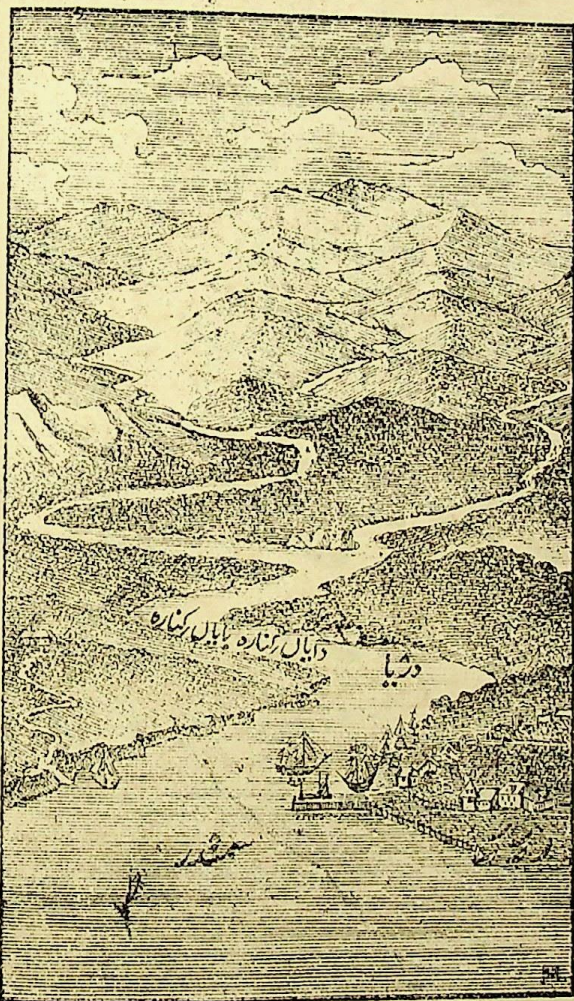
کا پاٹ
بڑا نظر
آتا ہے۔
شروع
میں تین
چار گز
چوڑے
ہوتے
ہیں۔ مگر
جوں جوں
وہ آگے
بڑھتے ہیں
ندّی نالے
اِدھر اُدھر

سے آ ملتے ہیں۔ اور پھر خاصا بڑا دریا بن جاتا
ہے۔ آگے چل کر اِن میں جو بڑی دھار ہوتی
ہے۔ اُسی کا نام رہ جاتا ہے۔ اور باقی سب
اُس کے مددگار کہلاتے ہیں۔ یا اُن کو مُعاوِنِ دریا
کہتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ دو دریا
بہتے بہتے بہت دُور جا کر مِل جاتے ہیں۔ اِن
دریاؤں کے بیچ میں جو زمین ہوتی ہے۔ وُہ پیداوار
کے واسطے اچھّی ہوتی ہے۔ اِس میں لوگ خوُشی
سے رہتے ہیں۔ اِس زمین کو دوآبہ[ا] کہتے ہیں۔
یعنی دو دریاؤں کے بیچ کی زمین +

دریا کے دونو طرف بڑی بہار رہتی ہے۔ اکثر
درخت ہوتے ہیں۔ چرند پرند پانی پینے آتے ہیں۔
آدمی بیٹھ کر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاتے ہیں۔ اگر

[ا] دوآب۔ آب کے معنی دریا۔ دوآب یعنی دو دریا +

ہم کشتی میں سوار ہوکر دریا کی سیر کو چلیں۔ اور جس طرف کو دریا بہکر جاتا ہے۔ اُدھر کو مُنہ کریں۔ تو جو طرف ہمارے دائیں ہاتھ کو ہے۔ اُس کو دایاں کنارہ اور جو بائیں ہاتھ کو ہے۔ اُس کو بایاں کنارہ کہتے ہیں ٭

چوتھا سبق ۔ سمندر اور دہانہ

تُم پہلے پڑھ چکے ہو۔ کہ برسات کے موسم میں جب مینہ برستا ہے۔ تو گلیوں۔ بازاروں کا پانی بہکر کسی نیچی کھائی یا کسی جنگل کے نیچے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ تُم میں سے بہت لڑکوں نے یہ دیکھا بھی ہوگا۔ وُہ کھائی یا گڑھا بہت نیچا اور گہرا ہوتا ہے۔ پانی وہاں گرتا ہے۔ اور جمع ہو جاتا ہے۔ یہ کھائی یا گڑھا بھی خاصا لمبا چوڑا

اور گہرا ہوتا ہے۔ مگر جس گڑھے میں ہزاروں دریا
گریں۔ وہ کتنا لمبا چوڑا اور گہرا ہوگا۔ اُس کی
لمبائی۔ چوڑائی۔ گہرائی کا کیا ٹھکانا۔ چاروں طرف

سمندر کا نظارہ

پانی ہی پانی دکھائی دیگا۔ دریا کے ایک طرف کھڑے
ہو۔ تو دوسرا کنارہ نظر آتا ہے۔ مگر اس کے ایک
طرف کھڑے ہوکر نظر ڈالو۔ تو دوسرے کا پتا

نہیں۔ کشتی میں بیٹھ کر اِدھر اُدھر دُور تک
چلے جاؤ۔ تو بھی صرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔
اسی کو سمندر یا بحر کہتے ہیں۔ اسی میں سب دریا
آکر گرتے ہیں۔ جس جگہ سمندر میں کوئی دریا آکر
گرے۔ اُس کو اُس دریا کا دہانہ کہتے ہیں ✤

پانچواں سبق ۔ جھیل ۔ جزیرہ ۔ جزیرہ نُما

شام کا وقت ہے۔ گائے بھینسوں کے گلّے کے گلّے
جنگل سے چر کر واپس آرہے ہیں۔ بیچ میں کہیں
جوہڑ یا تالاب آجاتا ہے۔ تو پانی پینے کے لئے ٹھہر
جاتے ہیں۔ آدمی بھی اِن میں نہاتے ہیں۔ کپڑے
دھوتے ہیں۔ بھلا بتاؤ۔ یہ جوہڑ یا تالاب بنے کیونکر
ہیں۔ جنگل یا آبادی میں بہت بڑا گہرا گڑھا کھود
لیتے ہیں۔ اُس میں مینہ کا پانی یا برسات کے

موسم میں آس پاس کی زمینوں کا پانی بہ آتا ہے۔
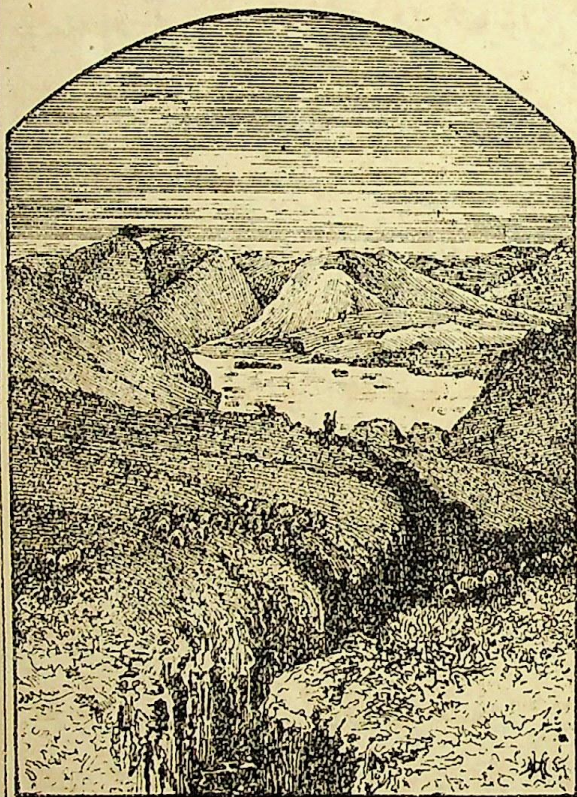
اور جمع ہو جاتا ہے۔ جیسے تُم نے مینہ برسنے وقت دیکھا ہوگا۔ کہ گلی میں جہاں جہاں گڑھے ہوتے ہیں۔ پانی بھر جاتا ہے۔

جھیل

کچّا ہوتا ہے۔ تو اُس کو جوہڑ کہتے ہیں۔ اور اچھا

پکّا بنا ہُؤا ہو۔تو تالاب ÷ گاؤں بستیوں میں اکثر جوہڑ ہوتے ہیں اور شہروں قصبوں میں تالاب ÷ بعض گاؤں۔جنگلوں میں اور کسی کسی شہر کے قریب بھی بعض نیچی زمینیں ہوتی ہیں۔اُن میں برسات کے موسم میں پانی بھر جاتا ہے۔اور بہت عرصے تک بھرا ہی رہتا ہے۔پہاڑوں میں بھی بڑے بڑے گڑھے ہوتے ہیں۔اور اسی طرح اُن میں بھی پانی بھرا رہتا ہے۔اِن کو جوہڑ یا تالاب نہیں کہتے۔بلکہ جھیلیں کہتے ہیں۔اِن کے کناروں پر کھڑے ہوکر دیکھو۔تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔جیسے کٹورے میں پانی۔چاروں طرف چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کے لئے زمین ہوتی ہے اور بیچ میں پانی۔بعض جھیلوں کا پانی میٹھا ہوتا ہے اور بعض کا کھاری۔بعض بڑی لمبی چوڑی ہوتی ہیں ÷

کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ پانی باہر جانے کے لئے سوراخ کر لیتا ہے اور تھوڑا نکلتا رہتا ہے۔ بعض دریا اِس طرح بھی نکلے ہیں۔ کبھی کوئی دریا دور سے بہتا بہتا اُن میں آ گرتا ہے *

اِن جھیلوں کے کناروں پر بڑی بہار رہتی ہے۔ درخت بھی ہو جاتے ہیں۔ سبزی ہوتی ہے۔ پرندے اُڑتے پھرتے ہیں۔ مچھلیاں اور طرح طرح کے جانور اِن میں رہتے ہیں۔ شوقین لوگ شکار کھیلنے جاتے ہیں۔ بعض جھیلوں پر بڑا میلہ لگتا ہے۔ ہزاروں آدمی نہانے کے لئے دور دور سے وہاں جاتے ہیں *

۲۔ برسات کے موسم میں جب مینہ برستا ہے اور پانی گلیوں بازاروں میں سے بہکر جاتا ہے۔ تو تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ جو زمین اونچی ہوتی ہے۔ وہ خشک رہ جاتی ہے۔ اِس کے چاروں طرف پانی

ہوتا ہے۔ اسی طرح سمندر میں بعض زمین کے حصّے
اُوپر کو اُٹھے ہوتے ہیں۔ یعنی اپنے اِردگرد کی زمین
سے اُونچے ہوتے ہیں۔ ان کے چاروں طرف پانی
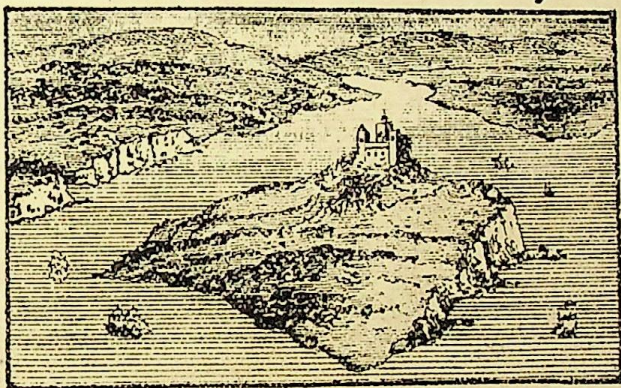
جزیرہ

ہی پانی ہوتا ہے۔ اِن کو ٹاپو یا جزیرے کہتے ہیں۔
بعض جزیرے بڑے لمبے چوڑے ہوتے ہیں۔ اِن
میں لوگ بستے ہیں۔ طرح طرح کی چیزیں پیدا ہوتی
ہیں۔ عجیب عجیب جانور رہتے ہیں۔ ہمارے حاکم
انگریز بھی ایک جزیرے کے رہنے والے ہیں۔ سمندر

کو پار کر کے یہاں آئے ہیں +

۳- کبھی ایسا ہوتا ہے - کہ زمین کا حصّہ ایک طرف خشکی سے مِلا ہُوا ہوتا ہے - اور تین طرف سمندر سے گھرا ہوتا ہے - جیسے کسی تالاب کے بیچ میں ایک مکان بنایا جائے - جس کا راستہ پُل کے ذریعے باہر کی زمین سے مِلا ہُوا ہو - اور باقی سارا مکان پانی کے بیچ میں
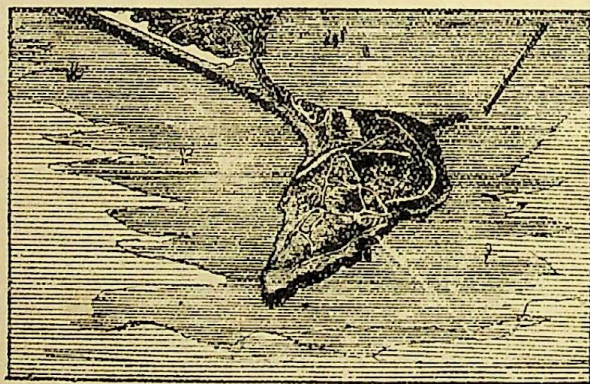
جزیرہ نُما

ہو - یہ جزیرے سے شکل میں بہت مِلتا ہے - جزیرے کے چاروں طرف پانی ہوتا ہے اور اُس کے تین طرف -

اِسی واسطے ایسی زمین کو جزیرہ نُما کہتے ہیں۔ یعنی جزیرے سے ملتی ہُوئی یا جزیرے کی مانند زمین۔ برسات کے موسم میں بعض مکانوں کے زینے یا چبوترے ایسی ہی صُورت کے نظر آیا کرتے ہیں *

چھٹا سبق۔ خلیج اَور آبنائے

تُم نے سمندر کا حال پڑھا ہے۔ یہ بے تھاہ پانی ہوتا ہے۔ برابر لہریں مارتا رہتا ہے۔ جب ہوا تیز ہو۔ تو پھر تو اُس کی لہروں کا ٹھکانا نہیں۔ تُم نے کِسی ندّی یا دریا کا کنارہ دیکھا ہوگا۔ یہ سیدھا نہیں ہوتا۔ بلکہ کہیں کہیں سے کٹا ہُؤا معلُوم ہوتا ہے۔ پانی اپنے زور میں اُس کی مٹّی لے جاتا ہے۔ اَور کبھی کنارے کے بڑے بڑے ٹُکڑے کاٹ کر بہا دیتا ہے۔ اَور آپ اُن کی جگہ خُشکی کے اندر آجاتا ہے۔ سمندر

کے کناروں کا بھی یہی حال ہے۔ وہ بھی اپنے کناروں
کے قریب ایسا
کٹاؤ کرتا رہتا
ہے۔ کہ بعض
دفعہ بہت دور
تک کا ٹکڑا
کاٹ کر خشکی
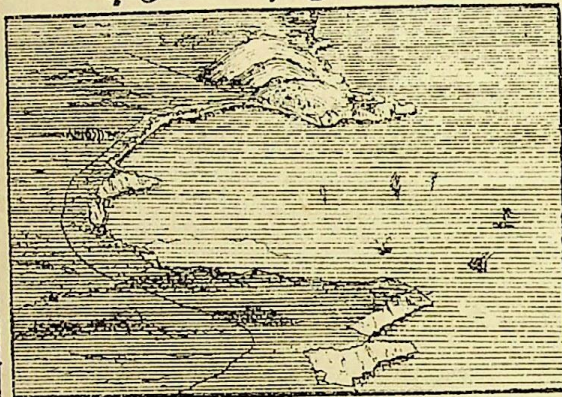
خلیج

کے اندر چلا آتا ہے۔ یا دو ملکوں کے درمیان کی
زمین نیچی ہو۔ تو سمندر کا پانی اس طرف کو چلا جاتا
ہے۔ اور یہ سمندر کا ایک الگ حصہ معلوم ہوتا
ہے۔ اسی کو کھاڑی یا خلیج کہتے ہیں +
تم میں سے بعض نے دیکھا ہوگا۔ کہ دو کھیتوں
میں پانی ہو۔ اور اُن کو ملانا ہو۔ یعنی یہ چاہیں۔ کہ
ایک کا پانی دوسرے میں آسکے۔ تو اُن کے بیچ میں

پانی کے جانے کے لئے نالی کھود دیتے ہیں۔ بعض جگہ دو تالابوں کے بیچ میں بھی اِسی طرح کی پتلی نہر سی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ سمندر کا حال تم نے
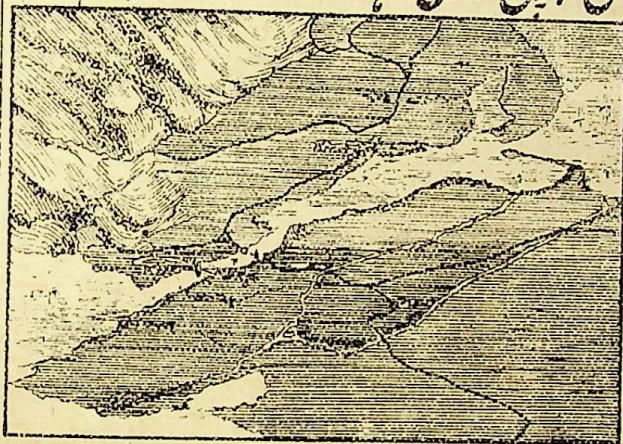
پڑھ لیا ہے کہیں کہیں دو سمندر یا سمندر کے دو حصّے پانی کے چھوٹے سے ٹکڑے سے ملے ہوئے دِکھلائی دیتے ہیں۔ اِس کو آبنائے کہتے ہیں۔ آب کے معنی پانی اور نائے کے معنی گردن کے ہیں۔ جس طرح گردن ہمارے دھڑ اور سر کو مِلاتی ہے۔ یہ پانی کے دو بڑے ٹکڑوں کو مِلاتی ہے ✣

ساتواں سبق - خاکناے اور راس

تُم نے دیکھا ہے - کہ جب دو سڑکوں یا میدانوں کے بیچ میں نہر یا ندّی آ جائے - تو وہاں پانی کے اُوپر راستہ بنا لیتے ہیں - اِسی کو پُل کہتے ہیں - یہ راستہ دونو سڑکوں یا میدانوں کو مِلا دیتا ہے - دو مکانوں کے بیچ میں گلی آ جاتی ہے - اور اُن کو مِلانا
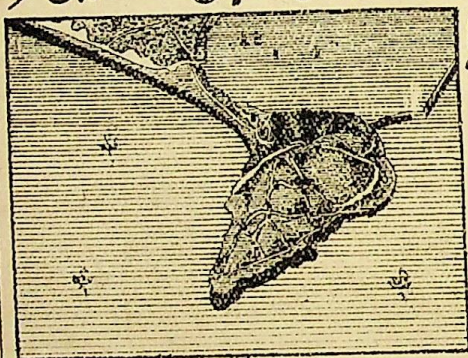
خاکناے

ہو تو چھت پاٹ دیتے ہیں - اِس کو چھتّہ کہتے ہیں - اِسی طرح ایسا بھی ہوتا ہے - کہ زمین کے دو بڑے بڑے حصّوں کے درمیان ایک تنگ راستہ ہوتا ہے - اور اِس کے سبب سے یہ دونو حصّے مِلے ہُوئے معلُوم ہوتے ہیں - اِس تنگ راستے کو خاکناے کہتے ہیں -

خاک خشکی اور نائے گردن۔ جیسے کہ تم نے آبنائے کے
حال میں پڑھا ہے۔ آبنائے دو پانی کے حصّوں کو
ملاتی ہے اور خاکنائے خشکی کے دو ٹکڑوں کو +
خلیج کے بیان میں تم پڑھ چکے ہو۔ کہ جو پانی خشکی
کے اندر دُور تک پھیل جاتا ہے اور سمندر کا ایک الگ
حصّہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ اُسے خلیج کہتے ہیں۔ اسی
طرح سے
بعض زمین
کے ٹکڑے
سمندر میں
نکلے ہوئے
ہوتے ہیں۔
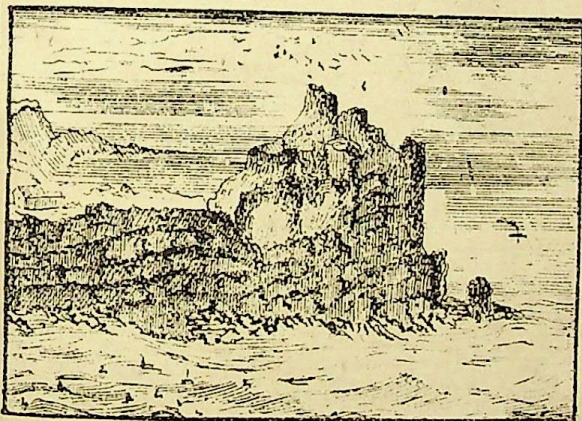
راس

دُور سے دیکھو۔ تو ایسا نظر آتا ہے۔ کہ زمین کا حصّہ پانی
کے اندر دُور تک چلا گیا ہے۔ اُس کو راس کہتے ہیں +

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۷	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا - اوّل یائے مجہول کے ماقبل - دُوسرے یائے معرُوف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	دیر - دے - دی +
۸	حرفِ مضمُوم کے بعد اگر واوِ مجہُول نہیں ہے - تو اُس پر پیش لکھا گیا +	شُکر
۹	واوِ معرُوف کے ماقبل پیش لکھا گیا +	دُور
۱۰	واوِ مجہُول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا +	زور
۱۱	الف - واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے - اُس پر جزم لکھا گیا +	صبْر
۱	اِستفہام کی علامت	؟
۲	ندا - تعجّب - حسرت - دُعا - قسم - خوُشی کی علامت	!
۳	تھوڑے وقفے کی علامت	-
۴	پُورے وقفے کی علامت	+

ہدایت - جہاں پُورا وقفہ ہے - وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھہرنا چاہئے - باقی جگہ کم +

The Punjab School Series.

GEOGRAPHICAL READER.

PRESCRIBED, UNDER THE ORDERS OF THE DIRECTOR OF PUBLIC INSTRUCTION, PUNJAB, FOR THE 2ND CLASS OF LOWER PRIMARY SCHOOLS.

Printed and Published for the Education Department, and the Text Book Committee, Punjab,

BY

RAI SAHIB MUNSHI GULAB SINGH AND SONS, AT THE MUFID-I-'AM PRESS,

LAHORE.

1901.

4th Edition. *50,000 Copies.* *Price 0-2-1.*